Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۱ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ شہادت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

چکروں کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت بخشے۔ آمین

خاکسار کی اہلیہ کا پیٹ کا بڑا اپریشن ہونے والا ہے وہ امینہ کلینک لائلپور میں داخل ہیں۔

احباب اپریشن کی کامیابی اور جلد شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

(حکیم خورشید احمد (صدر عمومی) گولبازار ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان دعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے تو اس میں اسکی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے

اِس صورت میں سمجھو کہ گویا اس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو گئی ہیں

"یہ ایک زبردست صداقت ہے جو اسلام میں موجود ہے اس کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا اِس لئے کہ اس کا زندہ ثبوت ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے۔ مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اگر انسان اِس امر کو سمجھ لے اور وہ دعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے اور اس صورت میں سمجھو کہ گویا اس کی ساری ہی مُرادیں پُوری ہو گئی ہیں ورنہ دُنیا کے ہمّ و غم تو اِس قسم کے ہیں کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

جو شخص رُو بدُنیا ہوتا ہے وہ تھوڑی دُور چل کر رہ جاتا ہے کیونکہ نامرادیاں اور ناکامیاں آخر آکر ہلاک کر دیتی ہیں۔ لیکن جو شخص ساری قوّتوں اور طاقتوں کے ساتھ رُو بخدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کے لئے اس کی سب حرکات و سکنات ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ دُنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دُنیا دار تو دُنیا کا دیوانہ ہوتا ہے لیکن یہ رُو بخدا شخص جس کی دُنیا خادم کی جاتی ہے دُنیا اور اس کی لذّتوں میں کوئی لذّت نہیں پاتا بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے کیونکہ وہ لُطف اور ذوق دُنیا کی طرف نہیں ہوتا بلکہ کِسی اَور طرف ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۱۹۵)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

۲۵ اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار مسجد دارالذکر لاہور میں صبح ۹ بجے لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیرِ انتظام جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوگا۔ تمام ممبراتِ لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ لاہور)

اِعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم فلائٹ لیفٹیننٹ طارق پرویز احمد سلمہٗ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عزیزہ امۃ الرشید بی۔اے بنت محترم (ریٹائرڈ) میجر عبدالحمید صاحب (سابق مبلغ امریکہ و جاپان) کے ساتھ ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کا موجب ہو۔

(چوہدری) علی محمد بی۔اے، بی۔ٹی۔ ربوہ)

مخلصینِ جماعت توجّہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی۔ کُل آمد پر باشرح ادائیگی اواخر اپریل تک مالی سال کے ختم ہونے سے قبل ضروری ہے۔ مخلصین جماعت کُل آمد پر چندہ عام/حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی باشرح ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال میں بے حد برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
مورخہ ۲۱ شہادت ۱۳۵۵ ہش
۲۱ اپریل ۱۹۷۶ء

حقیقی دین اور اس کی غرض و غایت

مذہب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل ہو اور وہ اس سے سچا تعلق قائم کرکے اپنے آپ کو اس کی صفات کا مظہر بنالے اور دوسرے انسانوں کے ساتھ اسی طرح حسن و احسان سے پیش آئے جس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور ان کی حاجت روائی کرتا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب پائے جاتے ہیں ان کے اپنے اپنے وقت اور زمانہ میں خدا تعالیٰ نے انہیں اسی لئے قائم کیا تھا کہ لوگ ان پر عمل پیرا ہو کر حسب استعداد اپنے آپ کو صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنائیں اور حقوق العباد کی ادائیگی اس طرح کریں جیسے خدا تعالیٰ بلا استحقاق اپنے تمام بندوں اور کل مخلوقات کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے اور مقررہ عرصہ تک اس کرۂ ارض پر ان کے زندہ رہنے کے سامان کرتا ہے۔

جملہ مذاہب نے اپنے اپنے زمانہ میں اس غرض کو باحسن وجوہ پورا کیا اور اس طرح ہر زمانہ میں ایک حسین معاشرہ معرضِ وجود میں آکر صلح و آشتی کو فروغ دینے کا موجب بنتا رہا۔ لیکن مرورِ زمانہ کے نتیجہ میں لوگ مذہب کی اس غرض کو فراموش کرتے چلے گئے اور ہر مذہب جسے خدا تعالیٰ نے صلح و آشتی کے قیام کی غرض سے بھیجا تھا اپنی بگڑی ہوئی شکل میں جنگ و جدال اور ظلم و تعدّی کا موجب بنتا چلا گیا۔ اس میں مذہب کا کوئی قصور نہ تھا قصور تو اس کی طرف منسوب ہونے والوں کا تھا جو نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر مذہب کو حسب منشاء بدلتے چلے گئے اور اسے ہی جنگ و جدال اور ظلم و تعدّی کا ذریعہ بنا ڈالا۔ ایسا اس لئے ہوا کہ لوگوں نے مذہب کی اصل روح کو تو فراموش کر دیا اور تعصب کو مذہب کا نام دیکر اپنی من مانی کرنا شروع کر دی۔ جو شخص جتنا زیادہ متعصّب بن جاتا اُتنا ہی زیادہ وہ دیندار شمار ہونے لگتا۔ قوموں اور افراد کے مابین امن سب سے زیادہ اس تعصب نے ہی برباد کیا۔ اسی کے نتیجہ میں خون خرابے ہوئے اور اسی کی بدولت انسان نے بسا اوقات درندوں کا روپ دھارنے میں کوئی عار محسوس نہ کی۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تو آپ نے دنیا میں پائے جانے والے جملہ مذاہب اور ان کے پیروؤں کو اسی حال میں پایا۔ ہر چند کہ وہ عمل سے کورے ہونے کے باعث قسم ہا قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، اس کے باوجود مذہبی عصبیت نے انہیں اندھا کر رکھا تھا اور وہ دلائل اور محبت و پیار سے دوسروں کو اپنا ہمنوا بنانے کی بجائے ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونے کو ہی اپنے مذہب کی سب سے بڑی خدمت سمجھتے تھے اور ظلم و تعدی کو بھی کارِ ثواب سمجھ کر اپنانے میں انہیں کوئی باک نہ تھی۔ اسی لئے آپ نے جملہ مذاہب اور ان کے پیروؤں پر ان کی غلطی واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رہے کہ محض خشک جھگڑے اور سبّ و شتم اور سخت گوئی اور بدزبانی جو نفسانیت کی بنا پر مذہب کے نام پر ظاہر کی جاتی ہے اور اپنی اندرونی بدکاریوں کو دور نہیں کیا جاتا اور اس محبوبِ حقیقی سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا جاتا اور ایک فریق دوسرے فریق پر نہ انسانیت سے بلکہ کتوں کی طرح حملہ کرتا ہے اور مذہبی حمایت کی اوٹ میں ہر ایک قسم کی بدزبانی دکھلاتا ہے، یہ گندہ طریق جو سراسر استخوان ہے اس لائق نہیں کہ اس کا نام مذہب رکھا جائے۔ افسوس! ایسے لوگ نہیں جانتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور اصل اور بڑا مقصود ہمارا اس مختصر زندگی سے کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اندھے اور ناپاک فطرت رہ کر صرف متعصبانہ جذبات کا نام مذہب رکھتے ہیں۔ اور ایسے فرضی خدا کی حمایت میں دنیا میں بداخلاقی دکھلاتے اور زبان درازیاں کرتے ہیں جس کے وجود کا ان کے پاس کچھ بھی ثبوت نہیں۔ وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں بلکہ ایسا خدا ایک مُردے کا جنازہ ہے۔ وہ صرف دوسروں کے سہارے سے چل رہا ہے۔ سہارا الگ ہوا اور وہ زمین پر گرا۔ ایسے مذہب سے اگر ان کو کچھ حاصل ہے تو صرف تعصب۔ اور حقیقی خدا ترسی اور نوعِ انسان کی سچی ہمدردی جو افضل خصائل ہے بالکل ان کی فطرت سے مفقود ہو جاتی ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹)

تعصب کو مذہب کا درجہ دینے اور اس کی اوٹ میں ہر قسم کے ظلم و تعدی کو کارِ ثواب سمجھنے کی مضرت واضح کرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے حقیقی دین اور اس کی غرض و غایت پر بھی روشنی ڈالی اور اس ضمن میں فرمایا:۔

"وہ تمام امور جو تکمیل انسانیت کے لئے ضروری ہیں دین میں داخل ہیں۔ جو باتیں انسان کو وحشیانہ حالت سے پھیر کر حقیقی انسانیت سکھلاتی یا عام انسانیت کو ترقی دے کر حکیمانہ زندگی کی طرف منتقل کرتی ہیں اور یا حکیمانہ زندگی سے ترقی دے کر فنا فی اللہ کی حالت تک پہنچاتی ہیں انہی باتوں کا نام دوسرے لفظوں میں دین ہے۔" (کتاب البریہ صفحہ ۸۹)

تمام ادیان اور ان کی طرف منسوب ہونے والی اقوام کی ایمانی اور عملی حالتیں اس امر کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر رہی تھیں کہ وہ حقیقی دین جو انسان کو وحشیانہ حالت سے پھیر کر حقیقی انسانیت سکھلاتا ہے اور عام انسانیت کو ترقی دے کر حکیمانہ زندگی کی طرف منتقل کرتا ہے اور حکیمانہ زندگی سے ترقی دے کر فنا فی اللہ کی حالت تک پہنچاتا ہے یکسر مفقود ہو چکا ہے اور اس کی جگہ اندھے تعصب نے لے لی ہے اور باہمی جنگ و جدال اور ظلم و جور کا بازار گرم ہے۔ اسی لئے آپ نے ایسے تاریک زمانہ میں اسلام کو اس کی اصل اور حقیقی شکل میں پیش کیا اور اس طرح احیاءِ اسلام کا کارنامہ نہایت شان سے سرانجام دے کر دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ زندہ اور حقیقی دین وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے اور جس کے ساتھ قیامت تک کے نوعِ انسان کی نجات وابستہ ہے۔ چنانچہ آپ نے اس جہت سے حقیقی اسلام کی فضیلت کو دنیا پر آشکار کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"میں جب خدا کے پاک کلام (قرآن مجید) پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیونکر اس نے اپنی تعلیموں میں انسان کو اس کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے قواعد عطا فرما کر پھر آہستہ آہستہ اُوپر کی طرف کھینچا ہے اور اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت تک پہنچانا چاہا ہے تو مجھے یہ پُر معرفت قاعدہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اوّل خدا نے یہ چاہا ہے کہ انسان کو نشست و برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسامِ معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دیوے اور حیوانات کی مشابہت سے تمیز کلی بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں سکھاوے۔ پھر انسان کی نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاقِ رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لاوے تا وہ اعتدال پا کر اخلاقِ فاضلہ کے رنگ میں آجاویں۔ مگر یہ دونوں طریقے دراصل ایک ہی ہیں کیونکہ طبعی حالتوں کی اصلاح کے متعلق ہیں۔ صرف ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے فرق نے ان کو دو قسم بنا دیا ہے۔ اور اس حکیمِ مطلق نے اخلاق کے نظام کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ جس سے انسان ادنیٰ خُلق سے اعلیٰ خُلق تک ترقی کر سکے۔ اور پھر تیسرا مرحلہ ترقیات کا یہ رکھا ہے کہ انسان اپنے خالقِ حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جائے اور سب وجود اس کا خدا کے لئے ہو جائے یہ وہ مرتبہ ہے جس کو یاد دلانے کے لئے مسلمانوں کے دین کا نام اسلام رکھا کیونکہ اسلام اس بات کو کہتے ہیں کہ کلی خدا کے لئے ہو جانا اور اپنا کچھ باقی نہ رکھنا۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حقیقی اسلام کو ہی زندہ کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے اور قائم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے اس غرض کو اس شان سے پورا کیا کہ دنیا نے آپ کے متبعین کی زندگیوں میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ مشاہدہ کیا حتیٰ کہ علامہ اقبال نے گواہی دی کہ:۔

"اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔" (ملّت بیضاء پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ زکوٰۃ

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

(۲)

زکوٰۃ کن پر خرچ کی جائے

قرآن کریم نے زکوٰۃ کی رقم کے مصارف یعنی کن کن پر اور کہاں کہاں یہ رقم خرچ ہونی چاہیے کے متعلق یہ ہدایت دی ہے:-

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔

(سورۃ التوبہ۔ آیت ۶۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان فرمائے ہیں زکوٰۃ کا پہلا مصرف فقراء ہیں۔ فقراء سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنا گذارہ چلانے کے لئے دوسروں کے محتاج ہیں۔ اس میں تمام وہ لوگ بھی آجاتے ہیں جو کسی جسمانی معذوری کے باعث روزی کمانے اور اپنا گذارہ چلانے کے لئے دوسروں کے محتاج ہو گئے ہیں اور ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کسی حد تک اپنی کوشش اور جدوجہد کی استطاعت کے باوجود روزی کا سامان نہیں کر پاتے اور فاقہ کرتے ہیں۔ پھر ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو دین وملت کی کسی ایسی خدمت میں مصروف ہیں کہ وہ اپنی روزی کمانے کی فرصت نہیں پاتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ۔

(البقرہ۔ ۲۷۴)

ایسے لوگ فقراء میں داخل ہیں جس طرح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اصحاب الصفہ فقراء میں داخل تھے۔

زکوٰۃ کا دوسرا مصرف مساکین ہیں مسکین کے معنے بھی درحقیقت فقیر ہی کے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ مسکین کے معنے بھی درحقیقت فقیر کے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ مسکین ان فقیر کو کہتے ہیں یعنی ایسا فقیر جو سوال کے لئے دوسروں کے در پر جا کر بیٹھ جاتے مگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مساکین فقیر کے یہ معنے کئے ہیں کہ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور سوال کے ذریعہ کسی کو اپنی غربت کا پتہ نہ لگنے دے قرآن شریف کی آیت

تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا (البقرہ۔ ۲۷۴)

میں ایسے ہی مسکین کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنے وقار کو موت تک قائم رکھتا ہے اپنے دست سوال کسی کے آگے دراز نہیں کرتا۔ مسکین کو فقیر سے الگ ذکر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ اخلاقاً وہ عام فقیر سے زیادہ مستحق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تقسیم کرنے والوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیے کہ جو واویلا کرے اور پیچھے پڑ جائے اس کا مطالبہ تو مان لیا جائے اور جو خاموش ہے وہ نظر انداز کر دیا جائے بلکہ ایسے لوگوں کی طرف بھی توجہ رکھنی ضروری ہے جو غربت کے باوجود اپنے وقار کو قائم رکھتے ہیں اور اخلاقی بلندی کا ثبوت پیش کرتے ہیں اور سوال نہیں کرتے ایسے لوگ امداد کے زیادہ مستحق ہیں۔

تیسرا مصرف زکوٰۃ کا العاملین علیہا میں بیان کیا ہے یعنی وہ کارکن جو زکوٰۃ کی وصولی و تقسیم پر مقرر ہوں اور اس کا حساب و کتاب رکھتے ہوں وہ زکوٰۃ کے مال سے تنخواہیں پا سکتے ہیں۔

چوتھا مصرف زکوٰۃ کا المؤلفۃ قلوبہم ہیں۔ المؤلفۃ القلوب کے لفظی معنی ہیں۔ وہ لوگ جن کے دل ملے ہوتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ ملے ہوئے دلوں کا ذکر کر کے یہی معنے ہو سکتے ہیں کہ ان کا ظاہر ملا ہوا نہ ہو۔ اس سے مراد ایسے لوگ ہیں جو ابھی کفار کے حلقہ اقتدار میں رہتے ہیں اور اسلام ظاہر نہیں کر سکتے۔ مگر ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہو چکے ہیں ایسے لوگوں کو اسلامی حلقہ اقتدار میں لانے کے لئے زکوٰۃ کا روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے یا ایسے لوگ جن کے دل اسلام کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں لیکن اگر وہ اسلام ظاہر کریں تو ان کی ملازمتیں جاتی رہتی ہیں اور گزارے تلف ہو جاتے ہیں تو ان کی زکوٰۃ کی رقم سے مدد کی جا سکتی ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کسی کو روپیہ دے کر اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس کے اندر منافقت پیدا کی جائے جن لوگوں نے ایسے معنے کئے ہیں انہوں نے اسلام کی ہتک کی ہے اور اسلام کی طرف وہ بات منسوب کی ہے جس سے خدا اور اس کا رسول بری ہیں اسلام کو روپیہ دے کر لوگوں کو مسلمان بنانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اسلام کی ذاتی خوبیاں اس کے پھیلانے کے لئے کافی سے زیادہ ہیں۔

پانچواں مصرف فی الرقاب ہے یعنی گردن چھڑانے میں امداد دی جائے جو لوگ غلام ہوں ان کو زکوٰۃ کی مد سے روپیہ دے کر آزاد کرایا جائے۔

اس کے لئے کوئی شرط نہیں کہ وہ مسلمان ہوں کیونکہ ابتدائے اسلام میں تو غلام ہوتے ہی غیر مسلم تھے دوسرے فی الرقاب سے ایسے لوگ بھی مراد ہیں جو کسی مصیبت میں پھنسے ہوں اور بمنزلہ غلام ہوں۔ مثلاً کوئی شخص کسی کا قرض ادا نہ کرنے کی صورت میں قید ہے ایسے شخص کی زکوٰۃ کے مال سے رہائی کرائی جا سکتی ہے۔

چھٹا مصرف زکوٰۃ کا الغارمین ہے یعنی تاوان [illegible] ذاتی مدد کرنا۔ تاوان ادا کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے دوسرے لوگوں کی کسی مشکل کی گھڑی میں ضمانت کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی جس کے وہ براہ راست ذمہ دار نہیں مثلاً کسی رشتہ دار کی دیت ادا کرنا پڑی یا کسی اتفاقی حادثہ میں کوئی شخص اس کے اپنے ہاتھ سے مارا گیا اور اس کی دیت اسکو دینا پڑی یا مثلاً کسی حادثہ میں تجارت میں نقصان ہو گیا۔ مگر اس سے ایسا نقصان مراد ہے جس سے اس کی تجارت ہل جائے ایسے لوگوں کی امداد کے لئے زکوٰۃ سے رقم ادا کی جا سکتی ہے۔

ساتواں مصرف فی سبیل اللہ ہے یعنی اللہ کے راستہ میں زکوٰۃ خرچ کی جائے۔ اس سے مراد تمام وہ کام ہیں جو کہ اسلام یا مسلمانوں کی تنظیم۔ استحکام حفاظت یا ان کی ترقی کے لئے کئے جائیں یہ اجتماعی خرچ ہے جو ملک وملت اور جماعت کے استحکام، قیام اور ترقی کے لئے ہے۔ مسلمانوں کی اجتماعی ضرورتوں کے لئے مد زکوٰۃ میں سے روپیہ خرچ کرنا فی سبیل اللہ سمجھا جائے گا۔

آٹھواں مصرف ابن السبیل ہے۔ یعنی غریب مسافروں کی ذاتی امداد اور بعض اوقات امیر مسافر بھی ہو سکتے ہیں کہ دوران سفر رقم ختم ہو گئی جیب کاٹی گئی یا کسی طرح سے رقم ضائع ہو گئی اور سفر کرنے میں مشکل پیش آ گئی۔ ایسے مسافروں کی امداد بھی زکوٰۃ کی رقم سے کی جا سکتی ہے۔ اور ابن السبیل سے مراد مسافروں کی راحت رسانی اور انہیں سہولت بہم پہنچانا ہے اسلئے سڑکوں، پلوں اور مسافر خانوں کی تعمیر اور سفر کی معلومات بہم پہنچانا اور اس کے متعلق لٹریچر شائع کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے۔ یہ سب اغراض ابن السبیل کے تحت آتی ہیں اور ان سب امور کے لئے زکوٰۃ کا روپیہ خرچ کیا جا سکتا ہے۔

یہ وہ آٹھ مصارف ہیں جن میں ہر قسم کے طبقہ کے محتاج اور مستحق لوگوں کی امداد اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان مصارف کی تفصیل سے ظاہر ہے کہ اسلام نے زکوٰۃ کو قومی ترقی کا ایک بہت بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اسلام میں جیسی زکوٰۃ پائی جاتی ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی بے شک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودیوں میں بھی زکوٰۃ پائی جاتی ہے لیکن اس میں اتنی باریکیاں نہیں پائی جاتیں جتنی باریکیاں اسلامی زکوٰۃ میں پائی جاتی ہیں اسلامی زکوٰۃ کے اخراجات کو نہایت وسیع طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اور اس میں قومی ترقی کی ہر چیز آ جاتی ہے اس میں کلیت کا رنگ پایا جاتا ہے اور یہ بات یہودی زکوٰۃ میں نہیں پائی جاتی۔ اسلامی زکوٰۃ میں ہر قسم کے غرباء کا حق مقرر کر دیا گیا ہے مثلاً ایک شخص کے پاس تجارت کے لئے سرمایہ نہیں تو اسلام کہتا ہے اسے کچھ سرمایہ دے دو ایک درزی ہے وہ درزی کا کام جانتا ہے لیکن اس کے پاس کوئی مشین نہیں تو اسلام کہتا ہے کہ زکوٰۃ میں سے اسے مشین دے دو۔ ایک شخص کو بچہ چلانا آتا ہے لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں تو اسلام کہتا ہے کہ زکوٰۃ میں سے اسے بھی کچھ دے دو۔ اس طرح ایک مسافر آتا ہے وہ مالدار تو ہے لیکن وہ شہر میں ہوتا ہے اور اس کا مال چوری ہو جاتا ہے اور وہ گھر سے بھی روپیہ منگوا نہیں سکتا تو اسلام کہتا ہے کہ زکوٰۃ میں سے اسے بھی کچھ دے دو۔ ایک غریب آدمی قید ہو جاتا ہے اس کے بچوں کے پاس کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو اسلام کہتا ہے کہ زکوٰۃ میں سے اسے بھی کچھ دے دو۔ گویا اسلام نے زکوٰۃ کے نظام کو کس قدر وسیع کیا ہے اور کتنا نرم رکھا ہے کہ ہر قوم اور ہر گروہ کے لوگ اس سے اس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ کسی کا سر بھی نیچا نہ ہو کیونکہ یہ زکوٰۃ حکومت دے گی مثلاً زید ہے۔ زید کی زکوٰۃ میں ذاتی طور پر نہیں دے سکتا بلکہ یہ زکوٰۃ گورنمنٹ کے پاس جمع کرائی جائے گی اور وہ آگے مستحقین میں تقسیم کرے گی اگر حکومت اس رقم میں سے کچھ میرے ہمسائے کو دیتی ہے تو اگرچہ وہ میری رقم ہوگی لیکن یہ احسان اسے گورنمنٹ سے حاصل کرے گا۔ اس طرح وہ میرا ممنون نہیں ہوگا اور میرے سامنے نظریں نیچی نہیں کرے گا۔ گویا زکوٰۃ لینے کے نتیجہ میں جو تحقیر پیدا ہوتی ہے وہ پیدا نہیں ہوگی غرض اسلامی زکوٰۃ میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ غریب کی نظر نیچی نہ ہو اور باوجود مدد لینے کے وہ امیر ہمسایہ کو کہہ سکے کہ میں نے تجھ سے مدد نہیں لی"۔ ۶۶-۶۷

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد پانزدھم)

اسلام نے زکوٰۃ و صدقات پر خصوصیت پر زور دیا ہے اور اسے ارکان اسلام میں شامل کیا ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے بنیادی ارکان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

(۱) بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ
شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ۔ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ
وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ
وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(بخاری جلد ۱ کتاب الایمان)

۲۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں اسلام کے بنیادی ارکان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا

اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا
خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا
شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا
زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا
إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْنَ
جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(ترمذی)

پھر زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے بعد اس کا ہی درجہ رکھا اور قرآن کریم میں دونوں کو ایک ہی فہرست میں رکھ کر اس کو بھی ایمان کی علامت قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

(النمل ۳-۴)

ہدایت اور بشارت کا پیغام ہے ان کے لئے جو مومن ہیں جن کے ایمان کی علامت یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ نماز اور زکوٰۃ کا اکٹھا ذکر قرآن مجید میں ایک دو بار نہیں بلکہ ستائیس ۲۷ مرتبہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۲۔ وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا
الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ط
إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝

(البقرہ۔ آیت ۱۱۱)

اور نماز کو شرائط کے مطابق قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور یاد رکھو کہ جو نیکی بھی تم اپنی ذات کے لئے آگے بھیجو گے تم اسے اللہ کے پاس پاؤ گے۔ اللہ تمہارے اعمال کو یقیناً دیکھ رہا ہے۔

۳۔ فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ
فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ط

(التوبہ۔ آیت ۱۱)

پس اگر کفار اور مشرک توبہ کر لیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں وہ تمہارے بھائی ہیں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو اسلام کی علامت قرار دیا۔

۴۔ اَلَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي
الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَآتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ
الْمُنْكَرِ ط وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ
الْأُمُوْرِ ۝

(الحج۔ آیت ۴۲)

مسلمان وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نماز کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے۔ اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

۵۔ پھر فرمایا:

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط
أُولٰئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ
أَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(النساء۔ آیت ۱۶۳)

اور نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں ہم اجر عظیم دیں گے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بار نماز کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کو باقی ارکان پر مقدم کیا ہے۔ جب بھی کسی نے اسلام کے ارکان اور احکام کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے نماز کے بعد زکوٰۃ کو پہلا درجہ دیا۔

حدیث میں آتا ہے:۔

۱۔ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي
الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَّا لَهُ
تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ
وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ
الرَّحِمَ۔

(بخاری جلد اول مصری ص ۱۶۵)

۲۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ
إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ
قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ
الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ
الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ
قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا
أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا
أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ
مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ
إِلٰى هٰذَا۔ (بخاری جلد اول ص ۱۶۹)

بلکہ آپ شرائط بیعت میں بھی اس ترتیب کو مدنظر رکھا کرتے۔ چنانچہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (بخاری)

یعنی میں نے جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو تین باتوں پر آپ نے مجھ سے بیعت لی تھی۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔ (باقی صفحہ ۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشی کے موقعہ پر خانۂ خدا کی تعمیر کا جذبہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بفضل خدا جماعت کے مرد و زن کے دلوں میں یہ نیک جذبہ بھر دیا ہے کہ جب کسی جہت سے کوئی خوشی پہنچے تو شکرانہ کے طور پر مساجد کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ اموال پیش کئے جائیں۔ چنانچہ ذیل میں دو مثالیں دعا کی غرض سے ہدیۂ قارئین کی جاتی ہیں :-

۱- محترمہ سرور عبد المالک خان صاحب (بیگم صاحبہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد) لجنہ اماء اللہ حلقہ دار الصدر شرقی کی صدر ہیں۔ ان کی لجنہ نے بفضل خدا تین سال متواتر اول رہنے کے نتیجہ میں لجنہ کی ٹرافی حاصل کی ہے۔ اس پر شکرانہ کے طور پر محترمہ موصوفہ نے -/۵۰ روپے حلقہ کی طرف سے ادا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور سعادت دارین سے نوازے۔ آمین۔

۲- محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں متعدد انعامات سے نوازا ہے۔ مثلاً ان کے صاحبزادے عزیز انور محمود خان صاحب کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ ان کی صاحبزادی نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی ہے نیز ان کی چھوٹی صاحبزادی امۃ الحی فضیلت صاحبہ نے سرگودھا بورڈ میں متعدد تقریبات میں اول انعامات حاصل کئے۔ ان خوشیوں پر محترمی مولانا صاحب نے پچاس روپے بطور شکرانہ ادا فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور سعادت دارین سے نوازے۔ آمین

سلسلہ کے خدام اور ان کے اہل و عیال کو جو دینی اور دنیوی انعامات ملتے ہیں وہ بفضل خدا ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ احباب جماعت کی دعائیں بھی مزید حاصل ہو جائیں تو نور علیٰ نور والا معاملہ ہوگا۔ سو جملہ قارئین کرام سے محترم مولانا صاحب اور ان کے اہل و عیال کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

جملہ زعماء کرام مجلس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ میں تحریک جدید کے سلسلہ میں معین مساعی کا ذکر فرمایا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر مجلس کو گزشتہ سال سے بہتر نتائج پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین
(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مقابلہ مقالہ نویسی

امسال مقالہ کا عنوان ہے :-
"سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم — تبلیغ اسلام"
الفاظ دس ہزار سے پندرہ ہزار تک ہوں۔
مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مرکزی امتحانات

امسال مرکزی امتحانات ۴ و ۶ جون کو ہو رہے ہیں۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ خدام کو امتحانات کی تیاری کروائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امتحان سہ ماہی دوم مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام دوسرا سہ ماہی امتحان انصار اللہ المعزیز ۲۵/۲۷ احسان/جون بروز جمعہ/اتوار منعقد ہوگا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے :-

۱- ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع چہارم
۲- پانچ منتخبہ احادیث مع تشریح
۳- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام"۔

نوٹ :- منتخبہ احادیث ماہانہ سرکلر نیز رسالہ انصار اللہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ کتاب توضیح مرام الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔

امتحان میں شریک ہونے والوں کی تعداد قطعاً تسلی بخش نہیں۔ زعماء/زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں اور اراکین کو بار بار یاد دہانی کراتے رہیں۔ اگر صحیح طور پر کوشش کی جائے تو تعداد میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ (قائد تعلیم)

فلسفۂ زکوٰۃ — (بقیہ صفحہ ۴)

وفد عبد القیس ۵ھ میں حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام کی تعلیمات کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کا اظہار فرمایا۔

۹ھ میں جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو اسلام کا مبلغ بنا کر یمن بھیجا تو انہیں اسلام کے مذہبی فرائض کی یہ ترتیب بتائی کہ پہلے لوگوں کو توحید کی دعوت دینا۔ جب وہ یہ جان لیں تو ان کو بتانا کہ دن میں پانچ وقت کی نماز ان پر فرض ہے۔ جب وہ نماز پڑھ لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔

(باقی)

بی۔ اے۔ ایف میں ایروناٹیکل انجنیئر

اگر آپ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری میں یونیورسٹی گریجوایٹ ہیں یا ان مضامین میں سے کسی ایک مضمون میں M.Sc ہیں تو آپ ۲½ سال میں ٹریننگ اور کمیشن بطور Aerospace/Avionics حاصل کر سکتے ہیں۔ بی۔ ایس سی/ایم۔ ایس سی میں فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن اور ۳۰/۶/۷۶ کو عمر ۱۸ تا ۲۴ سال۔ روزانہ انٹرویو ۸ بجے صبح آخری تاریخ انٹرویو ۲۹/۴/۷۶ ہے۔ دیگر تفاصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۷/۴/۷۶۔
(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

عاجز کی اہلیہ محترمہ خالدہ بی بی صاحبہ ۷ مارچ ۱۹۷۶ء کو ساڑھے چار بجے بعمر تقریباً ۳۵ سال وفات پا گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بلند اخلاق، متقی اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے تین کم سن بچے (دو لڑکیاں ایک لڑکا) چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔
(شیخ اکبر علی شاہ۔ شیخ پور ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرمی ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر کوٹ عبد المالک کی اہلیہ صاحبہ عرصہ چار ماہ سے پیٹ کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب کرام مریضہ کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ (عبد الغفور حکیم حاذق کوٹ عبد المالک شیخوپورہ)

۲- خاکسار کے گھریلو حالات بعض تنازعات کی وجہ سے خراب ہیں اور والدین سخت پریشانی سے دوچار ہو رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
(عبد الشکور ناصر ۱۲/۲۶ ، ۱۴ اے جی مسجد احمدیہ پی۔ او۔ ایف۔ واہ کینٹ)

ہر ماہ باقاعدہ ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بتیسویں (۳۲) سالانہ (ایک روزہ) اجتماع کی مختصر روداد

صدر مجلس مرکزیہ کا انتخاب، درس القرآن و درس الحدیث، علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر

صدر مجلس کا الوداعی خطاب

ربوہ ۱۸ شہادت ۱۳۵۵ ہش (۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء) الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بتیسواں سالانہ (یک روزہ) اجتماع (جو اپنے مقررہ وقت پر منعقد نہیں ہو سکا تھا) آج صبح پونے نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب اور دعا کے ساتھ شروع ہو کر اسی دن شام کو مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی الوداعی تقریر کے بعد عہد دہرانے اور اجتماعی دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۸۷ مجالس کے ۴۰۰۸ خدام بیرونی مجالس اور ربوہ کے شامل ہوئے۔ گو اطفال کا اجتماع نہیں تھا تاہم تقریباً ایک ہزار بچے شامل ہوئے۔ باہر کی چند مجالس کے اطفال بھی اپنے طور پر آئے ہوئے تھے باقی اطفال ربوہ کے تھے۔ انصار زائرین ربوہ کے علاوہ باہر سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر (جس کا خلاصہ الفضل ۱۹ اپریل میں شائع ہو چکا ہے) اور حضور کی اقتدا میں اجتماعی دعا کے بعد کارروائی کا آغاز پروگرام کے مطابق ہوا۔ سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔اے (ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے قرآن پاک کا اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے احادیث نبویہ کا درس دیا۔ اس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا۔ اس میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مولوی محمد حسین صاحب نے ذکر حبیبؑ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اسلام میں دعا کا مقام کے موضوع پر اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے مقام خلافت کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی زیر صدارت کارروائی شروع ہوئی مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جس کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔ سوالات کے جوابات دینے میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب، محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے حصہ لیا۔ اس دلچسپ اور مفید پروگرام کے بعد ایک بجے دوپہر سے اڑھائی بجے تک نماز اور طعام کے لئے وقفہ رہا۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس میں صدر مجلس کا انتخاب۔

کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اڑھائی بجے بعد دوپہر محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب عمل میں آیا جس میں مجالس خدام الاحمدیہ کے ان اراکین نے حصہ لیا جو بطور نمائندہ مجلس شوریٰ تشریف لائے تھے۔ نمائندگان کی کثرت رائے موجودہ صدر مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے کے حق میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی کثرت رائے کی سفارش کو منظور فرماتے ہوئے آئندہ دو سال کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

صدر مجلس کے انتخاب کے بعد مجلس شوریٰ کی بقیہ کارروائی صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی زیر صدارت پونے چھ بجے شام تک جاری رہی جس میں متعدد اہم سفارشات کی گئیں۔

الوداعی خطاب

آخر میں صدر مجلس مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے نے خدام سے الوداعی خطاب فرمایا جس میں آپ نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کیا۔ آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ باوجود اس کے کہ گذشتہ دو سال خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع منعقد نہ ہو سکا لیکن پھر بھی مجالس کا کام نہ صرف جاری رہا بلکہ خدا کے فضل سے ترقی پذیر رہا۔ آپ نے علم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ان ذرائع کی نشان دہی فرمائی جنہیں اختیار کرنے کے نتیجہ میں ہم حقیقی معنوں میں علم حاصل کر کے اس کی برکات سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ سب سے مقدم قرآن حکیم ہے جو خدائے بزرگ و برتر کا کلام ہے۔ پھر سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہیں جن سے ہمیں قرآن حکیم کی تفسیر کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ملفوظات کے ذریعہ ہمیں قرآنی انوار حاصل ہوتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ذرائع کو اختیار کر کے حقیقی علم حاصل کریں اور پھر اس کے ذریعہ اپنی قوت عمل میں اضافہ کریں۔ اس سلسلے میں آپ نے خدام و اطفال کے امتحانات کے سلسلے میں مجلس مرکزیہ کے پروگرام کی اہمیت واضح کی اور تحریک کی۔ فرمائی کہ خدام و اطفال کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان امتحانات میں حصہ لینا چاہیئے۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند حوالے پڑھ کر حضورؑ کے ملفوظات کی موجودہ زمانے میں اہمیت واضح کی۔ اور آخر میں آپ نے خدمت خلق کے کام کی طرف خاص طور پر خدام کو توجہ دلائی اور بتایا کہ ہر انسان خدا کا بندہ ہے خواہ وہ دوست ہو یا دشمن۔ ہمارا کام یہی ہے کہ ہم مصیبت کے وقت ہر ایک کے کام آئیں اور بنی نوع انسان کی خدمت کے کسی موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا اب میں تمام خدام بھائیوں کو الوداع کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

اس الوداعی خطاب کے بعد آپ نے خدام سے ان کا عہد دہروایا اور پھر اجتماعی دعا کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا یہ بتیسواں سالانہ مرکزی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تفسیر کبیر جلد چہارم و پنجم

تفسیر کبیر جلد چہارم (جو سورۃ مریم۔ طٰہٰ۔ انبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے) و جلد پنجم (جو سورۃ الحج۔ مومنون۔ سورۃ نور کی تفسیر پر مشتمل ہے) اس وقت دستیاب ہیں۔ جلد پنجم کے چند گنتی کے نسخے ہیں اس لئے خواہشمند احباب فوری توجہ فرماویں۔

ادارہ طباعت و اشاعت قرآن مجید۔ ربوہ

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۸۴۴۲

تصحیح

الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء کے صفحہ ۶ پر کیپٹن محمد اکبر ساہی صاحب کی طرف سے جو اعلان نکاح شائع ہوا ہے اس میں یہ امر درج ہونے سے رہ گیا ہے کہ یہ نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۲۶ مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔